www.emarsiya.com

شریکۃ الحسین

دیباچہ صحیفۂ قدرت ہے زندگی

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنی (جدہ) نانی حکیم النساء مرحومہ
بنتِ سید مظفر حسین مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

ذاکرہ کنیز بتول (نئی دہلی بھارت)

زہراشعارِزن کی مکمل کتاب ہے

یہ ہے ایک مصرعہ سید ابرار حسین اثر سلطانپوری کے مرثیے شریکۃ الحسینؑ کی ایک بیت کا جو بی بی سیدہ کی پوری زندگی کی تفسیر ہے۔ بقول شاعر ع۔ ہر شعبۂ حیات محبت کا ہار پھول۔ ہاں اگر کوئی کمی تھی تو یہ کہ قدرت نے بھائی بچپن ہی میں لے لئے تھے اور بی بی بھائی بہن کا پیار اجاگر نہ کرسکیں۔ اس کام کے لیے بی بی نے سیدہ زینبؑ کو آراستہ کیا۔ جناب زینب نے یہ فریضہ امام حسینؑ کی معیت میں اس طرح انجام دیا کہ نائبۃ الزہرا کہلائیں۔ اسی بھائی بہن کے پیار کو اجاگر کرنے کے لئے یہ مرثیہ کہا گیا ہے۔ سیدہ زینب نائبۃ الزہرا ہو کر اس مقام پر پہنچ گئی تھیں کہ بڑے ہو کر بھی اور امام وقت ہو کر بھی حسینؑ بغیر بہن کی مرضی کے کوئی کام نہیں کرتے تھے اور حسینؑ کی شہادت کے بعد تو جناب زینب نے خود کو امام کے سانچے میں اس طرح ڈھال لیا کہ شریکۃ الحسین بن کر رہ گئیں۔ اہلبیت کی نگہبانی کوفے میں داخلہ بازار کوفہ میں تشہیر، بازار میں خطبہ، خطبے کا پہلا ہی بند اس کی شان کا آئینہ دار ہے۔ ملاحظہ ہو۔

انگلی اٹھی تو سازونکی آواز تھم گئی اونٹوں کی اور گھوڑوں کی آواز تھم گئی
فریاد کرنے والوں کی آواز تھم گئی نالے خموش سانسوں کی آواز تھم گئی
سب چپ ہوئے تو بنت علیؑ بولنے لگی
زینب حسینیت کی گرہ کھولنے لگی

غرض پورا مرثیہ ادب کا شاہکار ہے۔ افکار بلیغ، اظہار فصیح، زبانِ سلیس۔ میں سمجھتی ہوں کہ مرثیہ نگاری جدت کی خواہ کسی منزل تک جا پہنچے مرثیہ شریکۃ الحسین ہر دور میں اپنی جگہ بنا لے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بتصدق محمدؐ و آل محمدؐ موصوف کے قلم کو جدت نگار روانی بخشے کہ وہ کربلا کے گوناگوں افادات پر روشنی ڈالتے رہیں۔

ذاکرہ حسین

کنیز بتول

(محترمہ ذاکرہ شمیمہ نقوی کے تاثرات صفحہ ۵۶ پر)

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریکۃ الحسینؑ

(۱)

دیباچۂ صحیفۂ قدرت ہے زندگی ہیں انس وجن حروف تو حرکت ہے زندگی
حسنِ عمل ہے شرط عبادت ہے زندگی تہذیبِ مردوزن سے عبارت ہے زندگی
تہذیبِ مرد ذاتِ رسالتمآب ہے
زہرا شعارِ زن کی مکمل کتاب ہے

(۲)

جاری ہوا ہدایتِ انساں کا سلسلہ بھیجے خدا نے کوئی سوا لاکھ انبیا
دیکھا جو بوالبشر سے مگر تا بہ مصطفٰےؐ زن کوئی ہادیوں میں نہیں مرد کے سوا
سارے نبی شریعتِ نسواں لئے ہوئے
ہیں بضعقہ الرسولؐ کا احساں لئے ہوئے

(۳)

قرآں گواہ رجس سے محفوظ ہیں بتولؑ شاہد حدیث جزوِ نبی بِضعۃ الرسولؐ
بوئے پیمبری سے مہکتے ہوئے اصول کھلتے ہوئے وہ گلشنِ نسوانیت میں پھول
وہ زندگی نساء کی جنت کہیں جسے
وہ بندگی نبیؐ کی عبادت کہیں جسے

شفق ۲

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

کردار، انبیاء کی وراثت کہیں جسے عرفان، شہرِ علم کی زینت کہیں جسے
پاکیزگیٔ نفس کہ عصمت کہیں جسے جوہر، حضورِ کانِ رسالت کہیں جسے
زہراؑ بغیر کارِ نبی ناتمام ہے
زہراؑ پیمبری کی مدارُالمہام ہے

(۵)

تبلیغِ امرِ رب میں کٹی عمر مصطفےٰؐ ہر حکم پر عمل سبب خیر بن گیا
لیکن منافقوں سے جو حکمِ جہاد تھا حضرت کو اس جہاد کا موقع نہ مل سکا
تھا حکمِ رب تو تکملۂ انصرام کو
نائب کیا رسولؐ نے بارہ امام کو

(۶)

ایسے ہی امرِ خاص پہ مامور تھیں بتولؑ جاہل سماج کو دئے کیا رہنما اصول
نسوانیت کو بخش دیا چہرۂ قبول ہر شعبۂ حیات محبت کا ہار پھول
ہاں بے اخی تعینِ خواہر نہ کرسکیں
بھائی بہن کا پیار اجاگر نہ کرسکیں

(۷)

اک آیۂ جہاد کا باقی رہا جو کام سردارِ انبیا نے چنے دوازدہ امام
کیا منفرد نیابتِ زہرؑا کا ہے مقام آیا فقط زبان پہ زینبؑ کا ایک نام
مخدومۂ جہاں کی بصیرت عظیم ہے
زینبؑ عظیم ہے یہ نیابت عظیم ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

کیا عظمتِ بتولؑ کا اٹکل کرے گماں　　امّ ابیہا کہتے تھے پیغمبر زماں
زینبؑ نے فاصلوں کی مگر توڑ دی کماں　　سمجھیں بزرگ ہو کے امامین ان کو ماں
قوسین بھی خلوص کے سر، تاج دیکھ لیں
بھائی بہن کے پیار کی معراج دیکھ لیں

(۹)

زینبؑ برادروں کو نہ تھیں فاطمہؑ سے کم　　اسطرح مامتا کے تقاضے کئے بہم
کیا جلد محو کر گئے حسنینؑ ماں کا غم　　یکجان بھائیوں کے تھے قالب بہن کا دم
صدقے ہزار جاں سے تھی زہرؑا کی جائی بھی
ایسی بہن پہ جان چھڑکتے تھے بھائی بھی

(۱۰)

زینبؑ کا یادگار شبِ قدر ماجرا　　اعمال یومیہ میں نہ طاعت سے جی بھرا
جاگیں تمام شب غمِ دوراں سے ماوری　　پڑھ کر دوگانۂ سحری سوگئیں ذرا
سوئیں تو آفتاب اُتر آیا روپ میں
تڑپے حسینؑ دیکھ کے خواہر کو دھوپ میں

(۱۱)

اپنی عبا کا ڈال کے سایہ کھڑے رہے　　جیسے قیام میں ہو فرشتہ کھڑے رہے
حاصل تھی انبساطِ تمنّا کھڑے رہے　　پا کر نشاطِ خدمتِ زہرؑا کھڑے رہے
وارفتگی میں وقت کا دھارا تھما رہا
زینبؑ کے آستاں پہ ستارا تھما رہا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

سوتی رہیں کہ پیار کی پھولی رہی شفق　　آنکھیں کھلیں تو پڑھ لیا قرآں ورق ورق
جس کی تھی چھاؤں دھوپ میں وہ تھا عرق عرق　　احسان کا کہاں بجز احساں ادائے حق
بولیں گلے لگا کے کہ قربان جاؤں میں
کاش اپنی زندگی سے تری چھاؤں چھاؤں میں

(۱۳)

اب خدمتِ حسینؑ تھی زینبؑ کی زندگی　　شبیرؑ دھوپ نیند تردُد خفی خفی
واحسرتا کہ دھوپ میں سوئے تو کب اخی　　خواہر کے سر پہ آہ ردا جب نہ رہ گئی
اک داستاں مُراد کی اشکوں میں بہ گئی
دل کی لگی تھی دل میں لہو ہو کے رہ گئی

(۱۴)

عاشور کو شہید ہوا فاطمہؑ کا لال　　شامی سپاہ کرچکی لاشوں کو پائمال
لوٹی گئی اسیر ہوئی مصطفیٰؐ کی آل　　گیارہ کو دفن کرکے یزیدی سگ و شغال
آلِ عبا کو لے کے سپاہ جفا چلی
طوق و رسن میں عترتِ مشکلکشا چلی

(۱۵)

امّت گئی نبیؐ کا نواسہ پڑا رہا　　جلتی زمیں پہ دلبر زہرّا پڑا رہا
زینبؑ پہ چھاؤں روکنے والا پڑا رہا　　سورج تلے حسینؑ کا لاشہ پڑا رہا
رکھ رکھ کے ہاتھ سر پہ ردا ڈھونڈتی گئی
بے چادری کی دُھند میں زینبؑ چلی گئی

شفق ۲

شریکۃ الحسینؑ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

بیوارثوں کو فوج ستائے چلی گئی　　تیزی سے اشتروں کو بڑھائے چلی گئی
کوفے کی سمت باگ اٹھائے چلی گئی　　بنتِ علیؑ نگاہ جُھکائے چلی گئی
دل میں بسائے صبر کی دنیا حسینؑ کی
زینبؑ رہی شریکۂ عظمیٰ حسینؑ کی

(۱۷)

پہنچا رواں دواں درِ کوفہ پہ قافلہ　　وہ در کہ جس میں دار پہ مسلم کا تن ملا
فریاد کو بڑھی جو بہن غم کی مبتلا　　آئی ندا فلک کی ستائی نہ کر گِلا
آقا کی پیشوائی کی خواہش تھی دار میں
یہ ایلچی رہا ہمہ تن انتظار میں

(۱۸)

حیرت کا ہے مقام یہ روداد ہے عجیب　　ذی الحجہ کی نو کو قتل ہوئے مسلمِ غریب
مٹی نہیں ہے بارہ محرم کو بھی نصیب　　سر زینتِ خزانہ ہے تن زینتِ صلیب
ہوجائے یہ جسد متغیر بعید ہے
یہ آیتِ خدا ہے حیاتِ شہید ہے

(۱۹)

عبرت کا انقلابِ زمانہ سے ہے قیام　　تشہیرِ شاہزادیٔ کوفہ کا انتظام
قیدی فصیلِ کوفہ پہ پہنچے قریبِ شام　　آرائشوں میں شہر کی شب ہوگئی تمام
تا صبح شہر مصر کا بازار ہوگیا
شدّاد کی بہشت سا دربار ہوگیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

بازار سیرگاہِ خواص وعوام تھا تِل دھرنے کی جگہ نہ تھی یہ اژدہام تھا
کوفے کی عورتوں کا چھتوں پر قیام تھا ہر سو منادیوں کا یہ اعلانِ عام تھا
انجام باغیوں کا دکھانے کیواسطے
نکلو گھروں سے جشن منانے کیواسطے

(۲۱)

تک ُسک سے جب درست ہوا انتظام سب تب قیدیانِ آل محمدؐ ہوئے طلب
زینبؑ فقط نقیبۂ زہرؑا نہیں تھی اب حیدرؑ کی جاں تھی جاہ وجلالت میں زینِ اب
گو نوک پرساں کی درخشاں حسینؑ تھے
زینبؑ کی آن بان میں پنہاں حسینؑ تھے

(۲۲)

قیدی بڑھے تو رونقِ بازار دب گئی بیڑی چلی تو باجوں کی جھنکار دب گئی
مظلومیت سے ظلم کی تلوار دب گئی زینبؑ بڑھیں تو سطوتِ قہّار دب گئی
آئینۂ جبیں میں تھا جلوہ امامؑ کا
تھا دبدبہ حسینؑ علیہ السّلام کا

(۲۳)

تاریخِ ارمیائے پیمبر میں ہے لکھا اِس ہاؤ ہو میں غیب سے آتی تھی یہ ندا
پیاروں کو پیش آیا مرے کیسا حادثہ امّت نے اہلبیتِ نبوّت سے کیا کیا
رکنِ رکینِ عرش الٰہی بکھر گئے
خالی ہے سیپ کعبہ کے موتی بکھر گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

بچوں کو اپنے دودھ پلاتے تھے جاندار　　پانی بغیر میرا تڑپتا تھا شیر خوار
قطرے کا تھا سوال نہ دیتے ستم شعار　　ناوک تھا تین پھال کا ننھے گلے کے پار
سب قتل میرے گھر کے نگہدار ہوگئے
آفت میں اہلبیت گرفتار ہوگئے

(۲۵)

چھت سے کسی ضعیفہ نے اٹھ کر کیا سوال　　اپنی زباں سے آپ بتائیں کچھ اپنا حال
بندی ہے کس قبیلہ کی ہیں آپ کس کی آل　　سجاد بولے عترت محبوب ذوالجلال
پوچھا زنان وطفل تو ہیں مرد کیا ہوئے
بولے حسینؑ قتل، حرم بے ردا ہوئے

(۲۶)

یہ سن کے وہ معظّمہ چھت سے اُتر گئیں　　جتنے نقاب گھر میں ملے چادریں ملیں
سب لا کے قیدیوں کو عقیدت سے نذر کیں　　سیدانیوں نے لے کے ردائیں وہ اوڑھ لیں
ظالم ردائیں وہ بھی سنانوں سے لے گئے
بے چادری کا داغ پھر اکبار دے گئے

(۲۷)

یہ ظلم وجور دیکھ کے حضّار رو دیئے　　سب اہل شہر وقریہ وبازار رو دیئے
مردہ ضمیر تھے مگر اکبار رو دیئے　　سر سے ردائیں کھینچ کے سردار رو دیئے
ایسی ہی کربلا کا تھا زینب کو انتظار
اک درد کی فضا کا تھا زینب کو انتظار

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

انگلی اٹھی تو سازونکی آواز تھم گئی　　اونٹوں کی اور گھوڑوں کی آواز تھم گئی
فریاد کرنے والوں کی آواز تھم گئیی　　نالے خموش سانسوں کی آواز تھم گئیی
سب چپ ہوئے تو بنت علیؑ بولنے لگی
زینب حسینیت کی گرہ کھولنے لگی

(۲۹)

تعریف اس خدا کی جو ہے عالموں کا رب　　اس کی ثنا جو خلقتِ عالم کا ہے سبب
توصیف ان کی جن سے ہیں ہم افضل النّسب　　شجرہ کہ جس سے ہے کلمہ طیبہ لقب
قائم ہے اصل و فرع، چمن کا قیام ہے
اللہ کا انہیں پہ درود وسلام ہے

(۳۰)

اے پُر فریب کوفیو پُرمکر و پُردغا　　بدعہدیوں پہ اپنی تم اب رو رہے ہو کیا
آنسو کرے نہ خشک تمہارے کبھی خدا　　تم کو سکوں ملے نہ تھمے گریۂ وبکا
پھنس کر حسد کے بغض وشقاوت کے جھاڑ میں
اپنا عمل چھپاتے ہو قسمت کی آڑ میں

(۳۱)

کیا مرد ہے جو ظرف مقدر کو پھوڑ دے　　کعبہ سے جو کنشت کو منہ اپنا موڑ دے
بیعت کے بعد ساتھ امامت کا چھوڑ دے　　وہ زن ہو تم جو تار قوی بٹ کے توڑ دے
دھاگے پہ پہلے اپنا تو غصہ اتار دے
پھر اپنے ہی نصیب کو حیلہ قرار دے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

تم جیسے مزبلے پہ ہو بے فیض سبزہ زار گھوڑے پہ ایک بوجھ ہو چونے کا جیسے بار
چونا کہ جس سے قبر ہو اجلی کبھی کبھار گھوڑا نہ جس سے خوش ہو نہ خوش صاحبِ مزار
نفسوں نے تم کو جھونک دیا ہے عذاب میں
تا حشر اب رہو گے خدا کے عتاب میں

(۳۳)

اے پُر فریب کوفیو کیا رو رہے ہو تم لگتا ہے جیسے جان حزیں کھو رہے ہو تم
بے حال چیخ چیخ کے کیا ہو رہے ہو تم یہ داغ آنسوؤں سے عبث دھو رہے ہو تم
سبطِ نبیؐ کے خون کا دھبہ نہ جائیگا
ماتھے سے یہ کلنک کا ٹیکہ نہ جائیگا

(۳۴)

سردارِ انبیا کا پسر سیّدِ جناں جو تھا مصیبتوں میں تمہارے لئے اماں
کرتا تھا مندمل جو تمہارے ہی زخمِ جاں اس کو کیا شہید تو پھر عافیت کہاں
خود حلق سے شراب ہلاکت اُتار لی
اپنی کٹار پیٹ میں اپنے ہی مار لی

(۳۵)

لائے ہو اہلبیت پہ تم وہ مصیبتیں جن سے پہاڑ شق ہوں یہ افلاک پھٹ پڑیں
حیرت میں ہو فلک سے ہوئیں خونکی بارشیں ہاں یہ تو ہیں خدا کے غضب کی علامتیں
مہلت ہے، آخرت کی خدا سے وعید ہے
آخر تو انتقام خدا کا شدید ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

سوچو کیا حسینؑ کا خوں یا رسولؐ کا شبیرؑ کا نہ تھا یہ لہو تھا رسولؐ کا
تم نے کیا ہے چاک کلیجہ رسولؐ کا صد حیف دربدر کیا کنبہ رسولؐ کا
محتاج اس ہجوم میں چادر کی آج ہیں
وہ بیبیاں جو عرشِ معلّی کا تاج ہیں

(۳۷)

جاری تھا شاہزادی کا حشر آفریں بیاں نزدیک تھا کہ پھٹ پڑے کوفے پہ آسماں
فریاد ہر زباں پہ تھی ہر آنکھ خوں فشاں ناری ڈرے کہ ہو نہ بغاوت کہیں عیاں
باگیں اٹھا کے فوج کے سردار بڑھ گئے
خطبہ اسیر روک کے ناچار بڑھ گئے

(۳۸)

زینبؑ کی گود میں تھی سکینہ جگر فگار تھی دھوپ لو میں پیاس کی شدت سے بیقرار
ہونٹوں پہ العطش کی صدائیں تھیں بار بار سنتا ہے کون بیکس و مظلوم کی پکار
چارہ گری کی رسم ہے عنقا زمانے میں
طوطی صدا بصحرا ہے نقار خانے میں

(۳۹)

مرجھا رہا تھا دھوپ میں شبیرؑ کا گلاب سب ہاؤ ہو میں مست تھے کوفے کے شیخ وشاب
خاتون اک اٹھی کہ اٹھا دل میں اضطراب اک جام، آبِ سرد کا حاضر کیا شتاب
بولی بجھے جو پیاس تو شکرِ خدا کرو
پھر اے یتیم کچھ مرے حق میں دعا کرو

www.emarsiya.com

(۴۰)

دل بیقرار پیاس بجھے کیسے جلد تر   تھا جام آبِ سرد کا بچی کے ہاتھ پر
زینبؑ نے ہاتھ رکھ کے لبِ جام پہ مگر   فرمایا پہلے ذکرِ دعا میں زباں ہو تر
بی بی مراد اپنی بیاں کر دعا کریں
ہم تیرے آبِ سرد کا کچھ حق ادا کریں

(۴۱)

بولی کسی مہم پہ ہے شوہر مرا گیا   حالاتِ جنگ دیکھ کے پکڑا ہے دل مرا
وہ عافیت سے آئے کریں پہلے یہ دعا   بچی نے ہاتھ اُٹھائے کہ اے کارساز ما
خاوند کے لئے نہ یہ بی بی دونیم ہوں
بچے نہ ان کے میری طرح سے یتیم ہوں

(۴۲)

بولی خدا دکھائے مدینے کی صبح وشام   زینبؑ پکاریں کیا ہے مدینے سے تجھ کو کام
بولی وہیں تو جمع ہیں دو قبلۂ انام   بھائی امام اور بہن سایۂ امام
گھر بھر میں یوں تو یکدل وجاں سب سے ہیں حسینؑ
زینبؑ مگر حسینؑ سے زینبؑ سے ہیں حسینؑ

(۴۳)

فرمایا اب نہ رہ گیا زینبؑ کا وہ وقار   وہ بولی ایسی شام دکھائے نہ کردگار
فرمایا اب ہے آنکھ کو پہچان سے بھی عار   وہ بولی آنکھ کور نہ ہو ایسی دورپار
دیکھوں تو آنکھ اُن کے قدم سے ملونگی میں
میں ہوں کنیز برسوں کی پہچان لونگی میں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

زینبؑ پکاریں گوشۂ رخ سے ہٹا کے بال　　ام حبیبہ دیکھ میں زینبؑ ہوں خستہ حال
عباسؑ ساجری ہے نہ اکبرؑ سا خوش جمال　　عشرہ کو سب شہید ہوئے مصطفٰےؐ کے لال
ہنگام عصر کاٹا گیا سر حسینؑ کا
وہ ہے سناں پہ فرقِ مطہر حسینؑ کا

(۴۵)

امّ حبیبہ دوڑ کے قدموں میں گر پڑی　　چلائی آئی کیسی قیامت کی یہ گھڑی
آنکھوں سے آنسوؤں کی تھی پیہم لگی جھڑی　　بس اے اثرؔ ہے آگے کی منزل بہت کڑی
آلِ رسولؐ مجلسِ میخوار میں گئی
زینبؑ بنِ زیاد کے دربار میں گئی

*****

اسی مرثیے پر محترمہ ذاکرہ شمیمہ نقوی کراچی کے تاثرات سے اقتباس

حقیقت تو یہ ہے کہ کربلا میں اور بعد کربلا بھی شہزادی زینبؑ ہی کا کردار تھا جس نے بتلایا کہ مقصد حسینؑ کیا ہے؟ زیرِ نظر مرثیہ بھی شاعر کی اسی کیفیت کا اظہار ہے جو صدیوں سے جلتے خیموں سے، فرات کی موجوں سے، کوفہ و شام کی اذیتوں سے گزر کر درِ زہراؑ سے خراج لیتی رہی ہے۔ یہی مومن کی زادِ راہ ہے یہی وسیلہ نجات ہے خدا شاعر کو اس کوشش میں یوں کامیابی عطا کرے کہ درِ سیدہؑ سے قبولیت کی سند ملے میں دعا کرتی ہوں کہ بارگاہِ پنجتن میں یہ نذرانہ قبول ہو۔ (آمین)

خاک پائے درِ بتول
ذاکرہ شمیمہ نقوی

Scanned with CamScanner